بسم اللہ الرحمن الرحیم

توہین رسالت

آجکل وطن عزیز میں بعض لوگ اپنے مخصوص عزائم کی تکمیل کیلئے بعض ایسے مسائل کو نہ صرف بالارادہ اٹھارہے ہیں بلکہ انہیں خوب ہوادے رہے ہیں جن سے عوام الناس کے جذبات کو بھڑکا کراورانہیں مشتعل کرکے جہاں وہ اپنی قیمت بڑھانے اورسستی شہرت کے حصول کیلئے کوشاں ہیں وہاں اس جمہوری دور میں جہاں طاقت کا سرچشمہ عوام سمجھے جاتے ہیں انہیں سڑکوں پرلاکراپنی طاقت کامظاہرہ کررہے ہیں۔اور حکومت کے خلاف اپنی دانست میں ایک زبردست عوامی رد عمل پیداکررہے ہیں۔جس سے ان کے خیال میں حکومت کے ایوان لرز اٹھیں گے حکومت ان کے اوچھے ہتھکنڈوں پر کیارد عمل دکھاتی ہے۔آیاوہ اس جذباتی سیلاب میں بہہ جائے گی یامسئلہ کی تہہ میں جاکر بہترین حکمت عملی کوبروئے کارلاکردشمن کی سازش کومدبرانہ اوردانشمندانہ طورپرحل کرے گی یہ توحکومت کاکام ہے اوراس مالہ وماعلیہ کی بھی وہی ذمہ دارہے۔مجھے ان سطورمیں توہین رسالت پراٹھنے والی تمام تحریکات اوران کے بانی مبانی حضرات سے صرف اتناعرض کرناہے کہ خداراآپ اپنامحاسبہ اتناضرورکریں کہ آیایہ سب کچھ بقول شخصے آپ حب رسول ﷺ میں کررہے ہیں ہیں یابغض معاویہ میں کررہے ہیں اگرتوحب رسول ﷺ میں یہ سب کچھ ہورہاہے توہرچند کہ یہ نیت بہت اچھی اورنیک ہے لیکن کام ایساہے جونادان دوست سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔

اس لئے کہ یہ ایک ایساطرز عمل ہے جوقرآن کریم جوتبیانالکل شئ (یعنی ہرچیز کوبیان کرنے والی کتاب)اور"لایغادرصغیرۃ ولاکبیرۃ الااحصاھا"(یعنی وہ نہ کسی چھوٹی چیز کوچھوڑتی ہے نہ بڑی کومگراسے بیان کرتی ہے)کے خلاف ہے اوراس طرز عمل کاقرآن کریم میں ذکرتو درکنارتصورتک نہیں پایاجاتااس صورتحال میں ہم اس طرز عمل سے اپناکرخدمت اسلام نہیں بلکہ اسلام کے دشمنوں کے مددگاربنتے ہیں۔کیونکہ اسلام تووہ ہے جوقرآن نے پیش کیااورجس کی عملی تصویرحضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ کی سنت نے ہیں دکھائی۔قرآن اورسیرت محمدی ﷺ کے تمام بنیادی ماخذ اورمستندماخذ (احادیث صیحہ)دیکھ جائیے کہیں آپ کویہ طرزعمل دکھائی نہیں دے گا۔

یہی وجہ ہے کہ اس مسئلہ پراب تک جتنے علماء اورمذہبی سکالرز کی طرف سے بیانات یامضامین آئے ہیں ان میں کہیں آپ کوکسی قرآنی آیت یاکسی صحیح حدیث کاحوالہ نہیں ملے گا۔حالانکہ ناممکن ہے کہ قرآن کریم ایسے مسئلہ پرہماری کچھ بھی راہنمائی نہ کرے۔قرآن کریم نے تویقینا اس مسئلہ پرخوب روشنی ڈالی ہے لیکن چونکہ قرآن کریم کابیان فرمودہ طرز عمل اس کے بالکل برعکس ہے جواس وقت دینی جماعتیں اوران کے کارندے دکھارہے ہیں اس لئے میرے نزدیک عمداً انہوں نے قرآن کریم اوراحادیث صحیحہ سے صرف نظرکرتے ہوئے بہت بعد کے علماء کے فتاویٰ اورانتہائی شاذ قسم کے تاریخی واقعات پرتکیہ کیاہے جن کی صحت اورمعیاریقیناقرآن کریم اورمستنداحادیث کے مقابل پر لاشئ محض ہے آیئے اب ہم اس کامل کتاب سے جولاریب فیہ کاتاج اپنے سرپرسجائے ہوئے ہے راہنمائی لیتے ہیں۔

☆ قرآن شریف نے توہین ناموس رسالت پرنہ صرف روشنی ڈالی گئی بلکہ معین صورت میں بعض ایسے ناپاک حملوں کاذکربھی کیاہے۔جواس مقدس رسول پرکئے گئے اورپھراس ردعمل کابھی کھول کرذکرکیاگیاہے جوخدااوراس کے رسول ﷺ کی طرف سے ظاہرہوااوریہ امرواقعہ ہے کہ خداکواپنے رسول کی عزت وناموس کاجتناپاس تھااورہے اورخود رسول کریم ﷺ کواپنے مقام رسالت کی عزت وناموس جتنی عزیز تھی دنیاکے تمام مونین کی غیرت اکھٹی کرلی جائے تب بھی وہ اس سے کہیں بڑھ کرہے کیونکہ وہ خود سب سے پہلے اس رسالت پرایمان لانے والے تھے جیسے فرمایا۔”انا اول المؤمنین اوراننااول المسلمین “کہ میں سب سے پہلامومن اورمسلمان ہوں۔آیئے قرآن کریم سے چند آیات بطورمثال ملاحظہ کیجئے۔

(1)۔” یقولون لئن رجعناالیٰ المدینۃ لیخرجن الاعز منھاالاذل “۔(سورۃ المنافقون۔آیت نمبر8)

ترجمہ:۔”وہ کہتے ہیں کہ اگرہم مدینہ کی طرف لوٹ کرگئے توجومدینہ کاسب سے معزز آدمی ہے وہ مدینہ کے سب سے ذلیل آدمی کواس سے نکال دے گا۔“

یہ بات منافقوں کے سردارعبداللہ بن ابی بن سلول نے غزوہ بنی مصطلق کے موقعہ پرکہی تھی اوراس نے (نعوذ باللہ من ذٰلک نقل کفرکفرنہ باشد)آنحضرت ﷺ کوذلیل اوراپنے تیئں معزز کہاتھا۔(معاذ اللہ)

اس انتہائی گستاخانہ بات پر خدانے جسے اس رسول ﷺ سے بڑھ کر کوئی پیارااور محبوب رسول بھی نہیں تھاکیارد عمل دکھایاآیت کریمہ کااگلاحصہ حصہ ملاحظہ فرمایئے۔فرماتاہے۔"وللہ عزۃ ولرسولہ وللمؤمنین۔ولکن المنافقون لایعلمون ۔"(سورۃ المنافقون۔آیت نمبر8)

ترجمہ:۔"اورعزت اللہ اوراس کے رسول اورمومنوں کوہی حاصل ہے لیکن منافق لوگ جانتے نہیں "۔اب اس گستاخانہ قول پررسول کریمؐ کا رد عمل ملاحظہ ہو

"حضرت زید بن ارقمؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ایک غزوہ میں عبداللہ بن ابی بن سلول کویہ کہتے ہوئے سنا کہ ان لوگوں پرکچھ خرچ نہ کرو جورسول کے پاس ہیں یہاںتک کہ جوان کے گرد ہیں وہ پریشان ہوجائیں (اس کوچھوڑجائیں)اوراگرہم مدینہ لوٹ کرگئے توجوبڑی عزت والاہے وہ ضرور اس سے مدینہ سے اس کو نکال دے گا۔جونہایت ہی ذلت والاہے۔(سورۃ المنافقون۔آیت نمبر8-7)زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کاتذکرہ اپنے چچاسعد بن عبادہؓ یاحضرت عمرؓ سے کردیااورانہوں نے وہ بات نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کر دی آپ ؐنے مجھے بلایاتومیں نے یہ بات بیان کردی تورسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی اوراس کے ساتھیوں کوبلایااس پروہ قسم کھاگئے کہ انہوں نے ایسانہیں کہا۔رسول اللہ ﷺ نے مجھے جھوٹااوراسے سچاقراردیااس پرمجھے صدمہ پہنچاکہ اتنادکھ کبھی نہ پہنچاہوگامیں اپنے گھرمیں گوشہ نشین ہوگیامیرے چچانے مجھ سے کہااگرتوایسانہ کرتاتورسول اللہ ﷺ کیوں تجھے جھوٹاقراردیتے اورکیوں تجھ سے ناراض ہوتے پھراللہ تعالیٰ نے سورۃ منافقون نازل فرمائی رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلاکریہ سورۃ پڑھی اورفرمایااے زید بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں سچاکر دیاہے۔(صحیح بخاری کتاب التفسیر۔تفسیرسورۃ المنافقون باب قولہ اذاجاء ک المنافقون۔باب 89روایت نمبر2008)

حضرت زیدبن ارقمؓ سے سے مروی پانچ روایات امام بخاری اس کے ماتحت لائے ہیں سب کامضمون بالکل یہی ہے۔

صحیح بخاری کامقام

قرآن شریف کے بعد تمام علماء کے نزدیک بخاری اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔اس صحیح ترین کتاب میں آپ نے ملاحظہ کیا کہ اس ناپاک حملے پر رسول اللہ ﷺ نے کیا رد عمل دکھایا۔ذرا بخاری کی اس روایت کو سامنے رکھیے اور پھر اپنے رد عمل کو اس حدیث نبویؐ کے آئینے میں دیکھے آپ اپنی تصویر خود نظر آجائے گی۔

اس حدیث بنوی میں ہمارے لئے بہت سی روشنی اور ہدایت کے مینار ہیں۔مثلاً (i)۔رسول اللہ ﷺ نے سب سے پہلے زید بن ارقمؓ کو بلایا جنہوں نے یہ کہا تھا کہ منافق نے یہ گستاخی کی ہے۔گویا پہلے مدعی کو عدالت میں بلایا جائے۔اور اس کا بیان لیا جائے۔

(ii)۔پھر مدعی علیہ یعنی وہ جس نے توہین آمیز کلمات کہے ہوں بلایا جائے وہ کیا کہتا ہے۔

(iii)اس کے قسم کھانے پر اس سے تعرض نہ کیا جائے اور اسے چھوڑ دیا جائے۔

(iv)تصدیق ہو جانے کے بعد (اور تصدیق بھی کسی اور نے نہیں بلکہ خود خداتعالیٰ نے فرمائی)رسول اللہ کا کیا رد عمل ہے ۔حضرت زید بن ارقمؓ کا بلا کر بتادیا کہ تم سچے تھے منافقوں نے جھوٹ بولا ہے۔مگر پھر بھی اس آسمانی تصدیق کے بعد رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو کسی قسم کی نہ سزا دی نہ قتل کا فتویٰ نہ احتجاج نہ ہڑتال نہ توڑ پھوڑ نہ جلوس نہ مظاہرے جو آج آپ کے نام اور ناموس پر ہو رہا ہے ان میں سے ایک بھی آپ کی سنت نہیں ہے بلکہ اس رحمت للعالمین کا چشم فلک نے یہ عجیب نظارہ دیکھا کہ جس پر حضرت عمر فاروقؓ جیسے ذکی ،فہیم اور دانشمند بھی انگشت بدنداں رہ گئے اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ یہی گستاخ رسول عبداللہ بن ابی جب فوت ہوا تو رسول اللہ ﷺ کی عظیم رحمت کا جلوہ ظاہر ہوا اس کا نظارہ بخاری کی اس روایت میں کیجئے۔

حضرت ابن عباسؓ نے حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت کی کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول فوت ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھانے کیلئے بلایا گیا جب رسول اللہ ﷺ چلنے کیلئے تیار ہو گئے تو حضرت عمرؓ نے آپ کا دامن تھام کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپؐ ابن ابی کی نماز جنازہ پڑھائیں گے حالانکہ اس نے فلاں روز یہ فلاں روز وہ بات کہی تھی۔حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس کی خرافات بیان کرنی شروع کر دیں تو رسول اللہ ﷺ (جو مجسم رحمت تھے)یہ سن کر مسکرائے اور فرمایا اے عمر مجھے نہ روکو۔جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو فرمایا مجھے اس بارہ میں (منافقوں کیلئے

بخشش مانگنے)کااختیار دیا گیااور میں نے یہ پہلو(بخشش اوراحسان کا)اختیار کرلیاہے اگر مجھے یہ علم ہوجائے کہ ستر دفعہ سے زیادہ بخشش مانگنے پراس کی بخشش ہوجائے گی۔تومیں زیادہ دفعہ اس کے لئے بخشش کی دعاکرونگا۔راوی کابیان ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی نمازجنازہ پڑھائی اورجب واپس لوٹے تو تھوڑی دور ہی آئے تھے کہ سورۃ برأت (التوبہ) کہ یہ دونوں آیتیں نازل ہوئیں کہ ”توان میں سے کسی کی میت پر نمازنہ پڑھنااورنہ اس کی قبرپر کھڑے ہونا بے شک انہوں نے اللہ اوراس کے رسول کاکفر کیاہے اوروہ نافرمانی کی حالت میں ہی مرے (آیت۔7-8)حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے تعجب ہواتھاکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوروکنے کی جرأت کیسے کی تھی۔حالانکہ اللہ تعالیٰ اوراس کارسول ہی بہتر جانتے ہیں۔اس حدیث بنوی میں بھی ہماری راہنمائی کیلئے ہی منوراورروشن دلائل ہیں۔

(1)۔اس گستاخ رسول پر رسول ﷺ کی رحمت کاسمندر موجیں مارتا دیکھائی دیتاہے۔جس نے اپنی ساری زندگی گستاخیوں اور شوخیوں اورایذاء رسانیوں میں گذاری۔

(2)۔خداکی طرف سے کسی قسم کی سزا یافتویٰ قتل کاکوئی ذکر نہیں بلکہ صرف دعامغفرت سے روکا گیاہے۔

(3)۔حضرت عمرؓ کا یہ بہت پیاراتبصرہ کہ اللہ تعالیٰ اوراس کارسول ہی بہتر جانتے ہیں۔پس خداتعالیٰ کا بھی توہین رسالت پررد عمل دیکھا۔سنت رسول بھی دیکھی اورسنت خلفاء یعنی سنت فاروقی بھی دیکھی جن کی غیرت اورمحبت رسول اسی روایت میں نمایاں طورپر نظر آرہی ہے۔مگراپنی ساری غیرتیں اورساری محبتیں اللہ اوراس کے رسول کے تابع فرمان تھیں۔صحابہؓ حضرت عمرؓ کے متعلق بالکل بجافرماتے تھے۔حضرت عمرؓ کتاب اللہ پررک جاتے اورسرمواس سے آگے نہ بڑھتے۔”کان وقافاًعلیٰ کتاب اللہ “یعنی وہ کتاب اللہ کے سامنے رک جانے والے اوراس سے آگے بڑھنے والے نہ تھے ۔

پس سنت رسول اورسنت فاروقی سے سبق سیکھواور قرآن شریف اورسنت نبوی کے ان غیر مبہم اورواضح ارشادات کی روشنی میں اپنے طرز عمل کوڈھالواللہ اوراس کے رسول سے بڑھ کر تم اس مسئلہ کانہ ادراک رکھتے ہو۔پس حضرت عمرؓ بلکہ تمام صحابہؓ کے اس طرز عمل کہ اللہ وسولہ اعلم۔کہ اللہ اوراس کارسول ہی سب سے بہتر جانتے ہیں۔اس کوحرز جان بنالواسی میں تمہاری نجات ہے۔

"ومنھم الذین یؤذون النبی ﷺ ویقولون ھواذن "(سورۃ التوبہ۔آیت 60)

ترجمہ :۔اوران میں سے بعض ایسے (منافق)ہیں جو نبی ؐ کو دکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ توکان ہی کان ہے۔

اس پر کیاردعمل ہے اس آیت کریمہ کا آخری حصہ یہ ہے" والذین یؤذون رسول اللہ لھم عذاب الیم"۔کہ وہ لوگ جواللہ اوراس کے رسول کو دکھ پہنچاتے ہیں ان کیلئے عذاب کے متعلق استعمال کرتاہے جوخودخدادیتاہے۔

اس آیت کریمہ میں بھی ہڑتال اوراحتجاج کا کہیں ذکر نہیں۔بلکہ اس عذاب کاذکرہے جوخودخداتعالیٰ دیتاہے۔

مالی خردبردکاالزام

"ومنھم من یلمزک فی الصدقات فان اعطوامنھارضواوان لم یعطوامنھاھم یسخطون۔(سورۃ التوبہ۔آیت57)

ترجمہ:۔اوران میں سے کچھ (منافق)ایسے ہیں جوصدقات کے بارہ میں تجھ پرالزام لگاتے ہیں اگران صدقات میں سے کچھ ان کودے دیا جائے تووہ راضی ہوجاتے ہیں اوراگران میں سے کچھ نہ دیاجائے توفوراًخفاہوجاتے ہیں۔

صدقات اورمالی معاملات کی خردبرد کے اس انتہائی ناپاک اورگھٹیاالزام پرخدااوراس کے اس مقدس رسول کاکیاردعمل ہے۔اگلی آیت ملاحظہ ہو۔

ولوانھم رضواماآتٰھم اللہ ورسولہ وقالواحسبنااللہ سیئوتینااللہ من فضلہ ورسولہ اناالیٰ اللہ راغبون۔(سورۃ التوبہ۔آیت58)

ترجمہ:۔اگروہ اللہ اوراس کے رسول کی عطاپرخوش ہوجاتے اوریہ کہتے کہ اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے اللہ اپنے فضل سے ہمیں دے گااوراس کارسول بھی ہم تواپنے اللہ کی طرف جھکنے والے ہیں۔(تویہ ان کیلئے بہترہوتا)

آج کسی پرمالی سیکنڈل بنتاہے تووہ فوراً اپنی اس توہین پراورکچھ بھی نہ کرسکے توعدالت کادروازہ ضرورکھٹکھٹاتاہے۔مگراس ناپاک حملے پر آپ نے دیکھااللہ اوراس کے رسول نے کیاطرز عمل اختیارکیاہے۔نصیحت حملے کے انداز میں کہالوانھم رضوا۔کاش وہ اللہ اوراس رسول